

گویا مبالغے کو حد کے اندر رکھا اور اغراق نہ بنایا، جو عموماً بڑا سمجھا جاتا ہے۔

۱۴۔ لغات۔ مؤجد: توحید پرست، خدا کو ایک ماننے والا۔

وحدت مبدء کا قائل۔

کیش: مسک و مشرب، طریقہ۔

رسوم: رسم کی جمع۔ مراد یہ ہے۔ بہ طور خود اختیار کردہ طور

طریقے یا جنہوں نے رفتہ رفتہ مستقل مذہبی حیثیت اختیار کر لی۔

ملت: فرقہ، گروہ، قوم، مذہب۔

شرح: خواجہ عالی فرماتے ہیں:

”تمام ملتوں اور مذہبوں کو منجملہ دیگر رسوم کے قرار دیتا ہے، جن

کا ترک کرنا اور مٹانا موحّد کا اصل مذہب ہے اور کہتا ہے کہ

یہی ملتیں جب مٹ جاتی ہیں تو اجزائے ایمان بن جاتی ہیں۔“

مولانا طباطبائی نے اس شعر کی تشریح فلسفیانہ نقطہ نگاہ سے فرمائی ہے،

وہ کہتے ہیں:

”ہم موحّد ہیں یعنی وحدت مبدء کے قائل ہیں اور اس کی ذات

کو واحد سمجھتے ہیں اور واحد وہ ہے، جس میں نہ تو ”اجزائے مقداری“

ہوں، جیسے طول، عرض وغیرہ اور نہ ”اجزائے ترکیبی“ ہوں، جیسے

ہیولی صورت اور نہ ”اجزائے ذہنی“ ہوں، جیسے جنس و فعل۔

غرض اس کا علم محض سلبیات کے ذریعے سے حاصل ہے، جیسے

کہیں کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ جسم نہیں ہے، وہ

متحیر نہیں ہے، وہ مرئی نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ حادث نہیں ہے

۔۔۔۔۔ یہی سب سلبیات ہیں کہ ان کے اعتقاد سے اور سب ملتیں

باطل و محو ہو جاتی ہیں۔ اور یہی عین اجزائے توحید ہیں۔“

ظاہر ہے کہ ذات باری تعالیٰ کے اس تصور سے نفی صفات کا راستہ